ادب روحانی غذا ہے

غالب اکیڈمی کی نثری نشست میں جامعہ کے سابق اسسٹنٹ رجسٹرار محمد معین الدین کا اظہار خیال

غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں ایک نثری نشست کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سابق اسسٹنٹ رجسٹرار محمد معین الدین نے کی۔انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ آج کے سماج میں انسان مادہ پرست ہوگیا ہے۔ادب برائے زندگی کی ضرورت ہے۔ جو زندگی کے مقاصد کو پورا کرے۔ادیب ہو کہ شاعر وہ زمانے کے وقوع پذیر حالات سے اپنی تخلیق کو علاحدہ نہیں رکھ سکتا۔ادب سماج کا آئینہ ہوتا ہے۔سماج میں ہو رہی تبدیلیوں کی عکاسی ادب کا شیوہ ہے۔افسانہ،شاعری اور فنون لطیفہ سماج کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔موجودہ سماج میں ادب کی معنویت زیادہ ہے یہ ایک روحانی غذا ہے۔اس موقع پر شاداب تبسم نے اردو خطوط نگاری پر ایک مفصل مضمون پیش کیا۔فوزیہ افضل نے اپنا افسانہ ’’آج میرا آنگن مہکا‘‘، چشمہ فاروقی نے ’’آہ‘‘، سیما کوشک نے ’’یادیں‘‘ گولڈی گیت کار نے ’’سمجھدار لڑکی‘‘، سرتاج پروین نے ’’سراب‘‘ اور راہل سیٹھی نے ’’ریٹائرمنٹ کے بعد‘‘ اور انجینیر مہندر نے ’’یادیں‘‘ کے عنوان سے افسانے پیش کئے۔ٹی این بھارتی نے قانون کی بالادستی اور انصاف میں تاخیر کے عنوان سے مضمون پڑھا۔متین امروہوی نے گلزار دہلوی کا خاکہ پیش کیا۔نشست میں سرفراز فراز، احترام صدیقی، پروین ویاس نے بھی اپنی تحریریں پیش کیں۔اس موقع پر عقیل احمد نے کہا کہ اس نثری نشست میں اگرچہ شعرا کی تعداد زیادہ ہے لیکن انہوں نے اپنی شعری نہیں نثری تخلیقات ہی پیش کیں۔ یہ ایک خوش آئند بات ہے کہ نثری نشست کا انعقاد بھی ممکن ہو رہا ہے۔نشست میں شفا کجگانوی، عزیزہ مرزا، ظہیر برنی، فضل بن اخلاق اور محمد ثنااللہ موجود تھے۔